رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۵/۱۰ ۴ فتح ۱۳۳۵ھ ش ۴ دسمبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند یوم کے لئے جابہ تشریف لے گئے

(ربوہ ۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح چند یوم کے لئے جابہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔ اور سانس کی بھی کچھ تکلیف ہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مکرم ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے مولوی عبدالمنان صاحب کے خط کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میاں عبدالمنان صاحب! السلام علیکم

آپ کا ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام پہنچا جس میں آپ نے کوہستان میں چھپنے والے خط کی نقل بھجوائی ہے اور یہ شکایت کی ہے کہ الفضل کو بھی میں نے یہ مضمون بھجوایا تھا۔ مگر الفضل نے شائع نہیں کیا۔ آپ کا یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے دفتر میں جواب کے لئے بھجوایا ہے۔ سو آپ کو جواباً تحریر ہے۔ کہ اس خط میں بھی بہت دجل سے کام لیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے خطوں میں لیا گیا تھا۔ مثلاً اس خط کے اوپر تاریخ ۲۷/۱۱/۵۶ لکھی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کے اخراج از جماعت کا جو اعلان الفضل میں چھپا تھا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مضمون کی تحریر کی تاریخ ۲۷/۱۱/۵۶ لکھی تھی۔ لیکن مضمون چھپا ۲۹/۱۱/۵۶ کے الفضل میں تھا۔ اور لاہور بھی ۲۹/۱۱/۵۶ کو پہنچ گیا تھا۔ آپ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ گویا معافی نامہ اس مضمون کے چھپنے سے پہلے کا ہے۔ اپنے خط پر بھی ۲۷/۱۱/۵۶ کی تاریخ ڈال دی اور یہ بھول گئے کہ جس وقت آپ اس خط کو ڈاکخانہ میں رجسٹری کروائینگے تو ڈاکخانہ بھی کوئی تاریخ ڈالے گا۔ چنانچہ آپ کے رجسٹری خط کا لفافہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور اس پر ڈاکخانہ نے لکھا ہے کہ ۳۰ نومبر کو یہ خط ربوہ سے ڈالا گیا۔ ہمارے آدمیوں کی رپورٹ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ۲۹ نومبر کو لاہور سے ربوہ آ گئے تھے۔ اور ۳۰ کی صبح کو لاری کے ذریعہ کہیں باہر گئے تھے پس آپ نے یہ خط ۳۰ تاریخ کو ربوہ سے روانہ کیا۔ اور ۲۷ تاریخ اس پر محض اس لئے ڈالی ہے۔ تاکہ جماعت احمدیہ دھوکہ کھائے۔ کہ اخراج از جماعت سے پہلے کا آپ نے معافی مانگ لی تھی۔ مگر پھر بھی آپ کو معاف نہیں کیا گیا۔ تعجب ہے کہ ایک راستباز انسان کا بیٹا ہوتے ہوئے آپ عبداللہ بن سبا کے طریق پر چل رہے ہیں ؛

یہ شکایت بھی کہ الفضل نے آپ کا مضمون نہیں چھاپا تھا۔ حالانکہ کوہستان نے چھاپ دیا اپنی ذات میں ایک دجل ہے۔ آپ کا یہ مضمون پہلے چار نومبر کے کوہستان میں چھپا تھا پھر ۱۲ نومبر کے کوہستان میں۔ اور الفضل کو آپ کا مضمون ۱۹ نومبر کو پہنچا تھا۔ الفضل کو کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کہ وہ مضمون جو پہلی دفعہ پندرہ دن پہلے اور دوسری دفعہ سات دن پہلے آپ سلسلہ کے ایک شدید دشمن اخبار میں چھپوا چکے تھے اس کو چھاپتا جبکہ الفضل کا اس معاملہ سے تعلق بھی کوئی نہیں۔ یہ معاملہ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تعلق رکھتا تھا یا ہمارے دفتر سے۔ مگر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ مضمون نہیں بھجوایا بلکہ کوہستان کو بھجوایا اور تیسری دفعہ الفضل کو بھجوایا۔ پھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو نہیں بھجوایا۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ آپ کی نیت صرف پروپیگنڈا تھی۔ خلافت کے حصول کی خواہش نے آپ کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور آپ ایسی حرکات کر رہے ہیں۔ جو کوئی بے وقوف سے بے وقوف انسان بھی نہیں کر سکتا آپ نے موجودہ خط میں لکھا ہے کہ کوہستان میں جو ہیڈنگ چھپا ہے وہ میرا نہیں تھا وہ ہیڈنگ یہ تھا "قادیانی خلافت سے دستبرداری" اس ہیڈنگ کو کوہستان کے ایڈیٹر کے سر تھوپنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ جماعت ربوہ نے آج سے قریباً پندرہ دن پہلے آپ کا یہ بھانڈا پھوڑ دیا تھا کہ خلافت سے دستبرداری کے یہ معنے ہیں کہ پہلے کبھی خلافت کا دعوےٰ کیا تھا۔ پس یہ ہیڈنگ خود آپ کے گزشتہ اعلانات کی تردید کرتا ہے۔ آپ نے سمجھا کہ چلو لگے ہاتھوں اس ہیڈنگ کی بھی صفائی کر دو۔ حالانکہ اگر آپ کا یہ دعوےٰ صحیح ہے۔ کہ یہ ہیڈنگ کوہستان کے ایڈیٹر نے بد دیانتی سے خود دیا تھا۔ تو سوال یہ ہے کہ کوہستان کو یہ مضمون بھیجنے کے لئے مشورہ آپ کو کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیا تھا یا جماعت احمدیہ نے۔ آپ نے یہ مضمون براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یا امور عامہ کو کیوں نہ بھیجا۔ تاکہ اسی وقت اس کی حقیقت کھل جاتی۔ پھر جب ۴ نومبر کے پرچہ میں آپ کے قول کے مطابق کوہستان نے آپ پر جھوٹ بولتے ہوئے ایک غلط ہیڈنگ اس مضمون پر لگا دیا تھا۔ تو آپ نے بارہ نومبر کو یہی مضمون اس کو دوبارہ چھاپنے کے لئے کیوں بھیجا۔ اور کیوں ۴ نومبر کے پرچے کے فوراً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یا امور عامہ کو نہ لکھا کہ یہ ہیڈنگ میں نے نہیں دیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵؍ دسمبر ۱۹۵۶ء

چیمہ صاحب کا جواب الجواب

الفضل میں ہم نے گجرات کے وکیل جناب چیمہ صاحب کے ہی الفاظ میں ایک لطیفہ بیان کیا تھا۔ جس میں چیمہ صاحب نے بتایا تھا۔ کہ فسادات پنجاب میں تحقیقاتی عدالت میں پیغامیوں نے مودودی صاحب سے سند ایمان حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر مودودی صاحب نے انہیں الٹا "منافق" کا خطاب عطا کیا۔ اس پر چیمہ صاحب نے انہیں اپنے مضمون میں بخیال خود اپنے "علمی رنگ میں نہایت مہذب اور شریفانہ پیرائے میں متانت اور سنجیدگی کا دامن نہ چھوڑتے ہوئے" برا بھلا کہا۔

اب چیمہ صاحب نے اپنے جواب الجواب میں فرمایا ہے۔ کہ وہ اس لطیفہ کو پڑھ کر بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ مگر ہمارا خیال ہے۔ کہ اپنے بے ساختہ لطیفہ کا "پائنٹ" شاید وہ اب بھی نہیں سمجھے۔ لطیفہ کا پائنٹ اس میں نہیں تھا۔ کہ آپ نے مودودی صاحب کے متعلق مہذب اور شریفانہ زبان میں کیا فرمایا تھا۔ بلکہ اس میں تھا۔ کہ آپ نے تو تحقیقاتی عدالت میں بڑی امید دل سے "سند ایمان" حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر الٹا آپ کو "منافق" کا سرٹیفکیٹ ملا۔

خیر یہ تو ایک لطیفہ ہی تھا۔ مگر چیمہ صاحب اس کو "سیریس" لے بیٹھے ہیں۔ اور اپنی جماعت کے تعلق میں "منافق" کی تشریح کرنے لگ گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی مودودی صاحب کو برا بھلا کہنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ مودودی صاحب نے پیغامیوں کی ساری جماعت کو منافق کہہ دیا تھا۔ اور

"ساری جماعت کو منافق قرار دینا ایک ایسی جسارت ہے۔ جس کا ارتکاب وہی شخص کر سکتا ہے۔"

معلوم نہیں چیمہ صاحب نے یہ اصول کہاں سے لیا ہے۔ جب ساری جماعت ہی منافقانہ بنیاد پر ہو۔ تو خدارا سے ساری جماعت کو منافق کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ قرآن کریم میں تو ایسا کوئی اصول بیان نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے خلاف اکادکا منافق کا تو خال خال ذکر ہے۔ عموماً منافقین کے گروہ کا ہی ذکر ہے۔ قرآن کریم میں تو زیادہ تر جمع کا صیغہ ہی ان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض الکفر ملۃ واحدۃ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ منافق باہم سمجھوتہ کر لیا کرتے ہیں۔ اور اگر چیمہ صاحب کو پھر بھی اعتراض ہو۔ اور وہ کہیں کہ نہیں ساری جماعت کو منافق کہنا درست نہیں۔ اور چونکہ پیغامیوں کی ایک جماعت ہے۔ اس لئے وہ سارے کے سارے منافق نہیں ہو سکتے۔ تو ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ کیا چیمہ صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ پیغامی واقعی ایک جماعت ہیں۔ جماعت کی ایک تعریف کریں۔ اور پھر اس کا اطلاق تمام پیغامیوں پر کر کے دکھائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ کبھی ایسا نہیں کر سکیں گے۔

چیمہ صاحب کو "منافق" کی تعریف میں بھی غلط فہمی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے اوائل میں تو منافق وہ تھے۔ جو خود کو مومن ظاہر کرتے تھے۔ مگر اندر سے کافر تھے۔ مگر ہم عجیب قسم کے منافق ہیں۔ کہ زبان سے تو نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ مگر اندر سے نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور یوں حقیقت میں مومن ہیں۔" (پیغام صلح ۲۸؍ نومبر ۱۹۵۶ء)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ

"الفضل لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ درحقیقت پیغامیوں کے دل بھی نور ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر وہ صرف زبان سے حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرتے ہیں۔" (ایضاً)

نہیں چیمہ صاحب نہیں۔ چونکہ آپ کو "منافق" کے معنوں میں غلط فہمی ہے۔ اس لئے آپ یہ سمجھے ہیں۔ منافق کے یہ معنی نہیں۔ کہ اس کے دل میں یا زبان پر نور ایمان ہوتا ہے۔ بلکہ منافق کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ اس کا کوئی ایمان نہیں ہوتا۔ اس کا ایمان صرف اس کا ذاتی مفاد ہوتا ہے۔ انگریزی میں اسی کو Sitting on the fence کہتے ہیں۔ اس لئے الفضل ہرگز یہ نہیں سمجھتا۔ کہ آپ دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ تو اس کے الٹ یہ سمجھتا ہے۔ کہ آپ کا "احمدیت" پر بھی ایمان نہیں۔ ووکنگ مشن کی بنیاد اسی اصول پر رکھی گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن میں اسی اصول کو مد نظر رکھا گیا۔ اگر "احمدیت" پر پیغامیوں کا ایمان ہوتا۔ تو ایسا کبھی نہ ہوتا اور نہ آپ سے ایسا ہو سکتا۔ ایسا تو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ایمان نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین نہ ہو۔ ورنہ جس کے دل میں "احمدیت" پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ مصلحتیں نہیں دیکھتا۔ وہ تو شہزادہ عبد اللطیف شہیدؓ اور نعمت اللہ خاں شہیدؓ کی طرح سنگسار ہو جانا قبول کرتا ہے۔ مگر احمدیت کو ہی پیش کرتا ہے۔

ووکنگ مشن کے تعلق میں "احمدیت" یا مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہ لینے کی مصلحت کی بناء پر تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول حاجی الحرمین مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی متہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو بیان خواجہ نذیر احمد صاحب جو حال ہی میں ووکنگ مشن کے متعلق ایڈیٹر الفضل کے استفسار پر "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔

مودودی صاحب کے دل میں منافق کی کیا تعریف تھی۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ منافق کی تعریف تو وہی صحیح ہے۔ جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے۔ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء۔ کیا عبداللہ بن ابی بن سلول کا کوئی "ایمان" تھا۔ اس کا ایمان تو خود غرضی تھی۔ تمام منافقین کا یہی ایمان ہوتا ہے۔

جب ایک جنگ کے دوران میں عبداللہ بن ابی بن سلول نے انصار اور مہاجرین کو لڑانا چاہا۔ تو اس کے دل میں خیال تھا۔ کہ انصار کو وہ اپنے ساتھ ملا لیگا۔ اور اس طرح اپنی مراد حاصل کرلے گا۔ چنانچہ اس نے انہیں خوب بھڑکایا۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ خود اس کا اپنا لڑکا (جو انصار ہی میں سے اس کا سب سے قریبی تھا) جن کو وہ اپنے ساتھ ملانا چاہتا تھا۔ واپسی پر مدینہ کے دروازہ پر تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے والد عبداللہ بن ابی بن سلول سے کہا۔ کہ یا تو یہ کہو۔ کہ "میں سب سے ذلیل انسان ہوں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے معزز انسان ہیں" اور یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منافق کی ایک بڑی نشانی یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی بے ایمان کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس کو آخر میں سخت ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

چیمہ صاحب نے اپنے سابقہ مضمون میں لکھا تھا کہ

"ہم ربوہ کے آزادی پسند عناصر کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس تحریک آزادی میں جو علماء و مبلغین حصہ لے رہے ہیں وہ جونہی محمودیت کے حصار سے آزاد ہوں۔ وہ ہمارے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے۔ تبلیغ کے لئے مواقع ہیں۔ تقریر کے لئے سٹیج ہے۔ تبلیغ کے لئے تنظیم ہے۔"

ہم نے یہ پھر اس لئے نقل کیا ہے۔ کہ چیمہ صاحب کو خوشی ہوتی ہے۔ کہ ان کے ملفوظات الفضل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں خوشی کی کوئی بات نہیں۔ قرآن کریم میں بہت سے مخالفین کے اقوال درج کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ منکروں کے اقوال بھی کہ اس نے یہ کہا یہ کہا۔ مثلاً اس نے کہا۔ کہ اے اللہ مجھے مہلت دے۔ ایسے ہی سینکڑوں اقوال آپ کو قرآن مجید میں مخالفین کے ملیں گے۔ شاید انہیں تو چیمہ صاحب سے بھی زیادہ فخر ہوگا۔ کہ چیمہ صاحب کے اقوال تو ایک اخبار میں نقل ہوئے ہیں۔ ان مخالفین کے اقوال تو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بیان فرمائے ہیں۔ خیر ہم چیمہ صاحب کی خوشی ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے دراصل یہ حوالہ اس لئے بھی نقل کیا ہے۔ کہ چیمہ صاحب کا اشتہار ایک بار پھر الفضل میں بلا قیمت شائع ہو جائے۔ اگرچہ ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اشتہار سے انہیں کوئی فائدہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ ورنہ وہ ضرور اپنے حالیہ مضمون میں ان لوگوں کی فہرست شائع کرتے۔ جو ربوہ سے بھاگ کر گجرات یا لائل پور پہنچ چکے ہیں۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔ (نظارت اصلاح و ارشاد)

سیرالیون مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام

۳۵۷۰ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر ـ ۲۲ افراد کا قبولِ اسلام

مگبورکا دار التبلیغ لیز کی تکمیل ـ پہلی مسلم لائبریری کا افتتاح

ایک احمدی دوست کی غیر معمولی قربانی

ـ سیرالیون مشن کی سہ ماہی رپورٹ ـ

از مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

حلقہ مگبورکا

اس حلقہ میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب شاہد عرصہ زیر رپورٹ میں فریضہ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ آپ نے اس علاقہ میں گوابابائی۔ روجینو۔ گانڈا۔ یونی بانا۔ ماٹوٹوکا۔ ماسا بونگو وغیرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ ان سب جگہوں پر ہماری جماعتیں موجود ہیں۔ آپ نے ہر جگہ اجتماعی لیکچرز دیئے۔ جن میں اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور آپ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ لیکچروں کے بعد سوالات بھی ہوئے جن کے مکرم مولوی صاحب موصوف نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ایک سوال جو خاص طور پر آپ سے ہر جگہ کیا گیا۔ وہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے سے متعلق تھا۔ اس سوال کا جواب آپ نے صحیح بخاری، موطا امام مالک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے تعامل کی روشنی میں پیش کیا۔ یونی بانا میں آپ کے ذریعہ ۱۲ افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

مگبورکا مسلم سکول کی نگرانی اور اساتذہ کے کام کی چیکنگ بھی آپ فرماتے رہے۔ کچھ وقت روزانہ وہاں کی عربی کلاس کو پڑھانے میں بھی صرف کرتے رہے۔ نیز ۲۷ افراد کو آپ نے سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ جن میں سے قابل ذکر شمالی صوبہ کے ایجوکیشن سکرٹری ہیں۔ یہ دوست ہمارے سلسلہ سے بہت واقف ہیں اور ہمارے کام سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ خدا انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔

گورنمنٹ سنٹرل سکول مگبورکا اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج کے طلباء میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نیز ان پر زبانی گفتگو اور تبادلہ خیالات سے اسلامی تعلیم کی فوقیت اور برتری واضح کی۔

ستمبر کے شروع میں خاکسار کے وہاں جانے پر مولوی صاحب موصوف بو تشریف لے آئے اور وہاں سے باجے بو اور یاماریاں کا راستہ نہایت ہی دشوار گزار ہے کا سفر کیا جماعتوں کی تربیت و اصلاح کا فریضہ بجالانے کے علاوہ مختلف مدات کے لئے چندہ وصول کیا۔ اس سفر سے واپسی پر بو ہیڈکوارٹر میں . . . . مرکزی و دفتری کاموں میں مشغول رہے اس عرصہ میں آپ کی طبیعت کچھ عرصہ کے لئے ناساز رہی۔ مگر اب خدا تعالےٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں اور فرائض منصبی بجا لا رہے ہیں۔

تربیت و اصلاح

مگبورکا میں روزانہ صبح و شام آپ مسجد میں قرآن کریم اور حدیث مسلم کا درس دیتے رہے۔ اور مسائل اسلامی کی تشریح و توضیح فرماتے رہے۔ عید الاضحیٰ آپ نے مگبورکا میں ہی پڑھائی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی نیز کالج اور سنٹرل سکول کے طلباء بھی حاضر ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف نے خطبہ عید میں تمام حاضرین کو قربانی و ایثار اور نیک نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔

حلقہ بو

اس حلقہ کے انچارج مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ہیں آپ چونکہ بو احمدیہ سنٹرل سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی ہیں لہذا مقررہ اوقات میں سکول اٹنڈ کرتے رہے۔ اور اساتذہ کے کام کا ریکارڈ نوٹس آف لیسن اور حاضری کی ہفتہ وار چیکنگ کے علاوہ ایک کلاس کو پڑھانے کی ڈیوٹی بھی سرانجام دیتے رہے۔ اور جنرل نگرانی و دیگر مفوضہ امور پوری محنت سے ادا فرمائے۔

ماہ اگست میں چونکہ سکول میں رخصتیں تھیں۔ لہذا آپ اخبار افریقن کریسنٹ کی طباعت کے لئے فری ٹاؤن تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو جلسہ سیرۃ النبی میں جو وہاں کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا ایک تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔

فری ٹاؤن میں آپ کو بعض صحافیوں اور معزز عیسائیوں سے بحث و تمحیص کا موقعہ ملا جس میں آپ نے مسئلہ کفارہ۔ تثلیث۔ الوہیت مسیح کے دیگر عقائد پر مفصل بحث کی۔ اور اسلامی تعلیم کی فوقیت و عظمت واضح کی۔

دوسرا سفر آپ نے ضلع کیلاہون میں بیدو اور ڈاوا کا کیا جہاں کیلاہون کے پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات کرکے بیدو کے احمدیہ سکول کے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کی۔ عید الاضحیٰ آپ نے ڈاوا پڑھائی۔ یہاں ارد گرد کی بعض احمدی جماعتوں کے احباب بھی شریک ہوئے۔ اور اجتماعی رنگ میں سب احباب کی تربیت و اصلاح کا موقعہ ملا۔

لائبریری و بک شاپ

لائبریری اور بک شاپ کا کام بھی آپ کی زیر نگرانی جاری ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے کئی پاؤنڈ کی کتب و دیگر لٹریچر سلسلہ فروخت کیا۔ اور بک شاپ و لائبریری میں تشریف لانے والے احباب سے تبادلۂ خیالات کا بھی آپ کو موقعہ ملتا رہا اور آپ اسلام و احمدیت کی سچائی زائرین پر واضح کرتے رہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ لائبریری کو افتتاح کے قابل بنانے میں مکرم قاضی صاحب موصوف کی کوششوں کا بہت حد تک دخل ہے۔

جماعت کی تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ بو میں روزانہ آپ کی طرف سے قرآن کریم اور حدیث کا درس جاری رہا۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور بعض عربی دعاؤں کے اسباق دیئے گئے۔ نیز خطبات جمعہ میں دعا کی اہمیت۔ چندہ کی باقاعدگی۔ تحریک جدید اور برکات خلافت وغیرہ موضوعوں پر روشنی ڈالی۔ اور احباب کو نظام خلافت سے وابستگی اور اس سے کامل اتفاق کی ہدایت کی۔

تبلیغی سفر

خاکسار عرصہ زیر رپورٹ میں اکثر تبلیغی و تربیتی سفروں پر رہا۔ خاکسار نے عید الاضحیٰ روکوپر میں پڑھائی۔ جس میں ایک صد کے قریب مرد و زن اور سکول کے بچے شریک ہوئے۔ وہاں سے واپسی پر کچھ عرصہ فری ٹاؤن میں قیام کیا۔ اس دوران میں حکومت سیرالیون کی طرف سے سابق گورنر سیرالیون کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں خاکسار اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل بھی شریک ہوئے۔ وہاں وزیر اعلیٰ سیرالیون نائب وزیر اعلیٰ۔ وزیر مواصلات وزیر صنعت۔ بعض پیراماؤنٹ چیفس۔ لیجسلیٹو کونسل کے ممبران اور دیگر اکابرین شہر سے ملاقات کرکے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ نیز فری ٹاؤن میں بعض کمپنیوں کے مینیجروں سے ملکر اپنی روانگی برائے پاکستان کے لئے جہاز کا انتظام کیا۔ (باقی)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ اجناس وغیرہ کی خرید کے لئے رقم کا پیشگی جمع ہونا از بس ضروری ہے۔ لہذا امراء و سیکرٹریان مال مہربانی کرکے پوری کوشش فرمائیں کہ چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال)

مقام خلافت

منکرین خلافت ثانیہ کیلئے لمحۂ فکریہ

(تیسری قسط)

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

مقام خلافت کی حفاظت کے انتظامات

جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے خلافت کا عہدہ جتنا جلیل القدر ہے۔ اتنا ہی اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا بھی خاص انتظام فرمایا ہے۔ حفاظت کے انتظامات کے سلسلہ میں بعض امور مضمون کے پہلے حصہ میں بیان ہو چکے ہیں۔ آج اس سلسلہ میں ایک اور نہایت ہی اہم پہلو بیان کیا جاتا ہے۔ اس پہلو کے بیان کرنے سے قبل یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ خلافت کا عظیم مقام ہمیشہ ہی اس کے برگزیدہ بندوں کو حاصل ہوتا رہے۔ جیسا کہ اس نے آیت استخلاف میں امت محمدیہ سے اس امر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہتا ہے کہ امت محمدیہ میں ہمیشہ ہی ایسے وجود پیدا ہوتے رہیں۔ جو اس عہد جلیلہ پر فائز ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ لیکن بعض روایات سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو خلافت کے عہدہ کی اہلیت نہ رکھتے ہوں گے۔ رعایا پر ظلم کریں گے۔ جبر و تشدد سے ان سے ٹیکس وصول کریں گے۔ اپنے ملک کی حدود کی مناسب حال حفاظت نہ کریں گے۔ بد قسمتی سے بعض ناجائز ذرائع سے امارت کے عہدہ پر متمکن ہو جائیں گے۔ ایسے موقعہ پر اگر ہماری ناقص عقل فیصلہ کرنے والی ہوتی تو شاید وہ یہ فیصلہ کرتی کہ ایسے حکام کا انکار کر دیا جاوے اور ان کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا جاوے اور انہیں تخت سے اتار کر ان کی جگہ اس عہدہ کے اہل شخص کو متمکن کر دیا جاوے مگر رسول اکرم صلعم کو جو اس کی حکمت اور مستقبل کے نتائج کو خوب سمجھنے والے تھے یہ خوب معلوم تھا کہ اگر یہ اجازت دے دی جاوے تو بعض کوتاہ اندیش یا بعض شر پسند لوگ اس اجازت کو بہانہ بنا کر ہر نیک و بد اہل و نا اہل حاکم کی مخالفت کرنے لگیں گے۔ اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔ اسلام کا یہ بنیادی اصول ہے کہ وہ فتنہ و فساد کو پہلے مرحلے پر ہی جڑ سے اکھیڑنے کا حکم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں فتنے کو قتل و غارت اور جنگ و جدال سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا الفتنۃ اشد من القتل کیونکہ جنگ و جدال بیرونی حملہ آوروں کے حملہ کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ لیکن فتنہ اندرونی منافقوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اندرونی دشمن بیرونی حملہ آوروں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ بیرونی حملہ آوروں کا حملہ تو وقتی ہوتا ہے۔ لیکن اندرونی فتنے بعض اوقات صدیوں تک چلتے ہیں۔ اور مٹنے کا نام نہیں لیتے۔

فتنوں کی اس آگ کو مٹانے کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مفصل اور مکمل ضابطہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم ان ہدایات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا جان بوجھ کر اغماض کر جاتے ہیں یہ ہماری کوتاہیوں کا نتیجہ تھا کہ قرون وسطیٰ میں اندرونی فتنوں کی آگ صدیوں تک سلگتی رہی۔ اور ہم اس پر قابو نہ پا سکے۔

ان ہدایات میں سے سب سے قیمتی ہدایت یہ ہے کہ رسول اکرم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ جب ہم ایسے شخص کو منتخب کر لیں جو خلافت کا ہر طرح سے اہل ہو تو اس کے بعد ہم اس کے احکام کو بجا لائیں اور ہر حال میں اس کی فرمانبرداری کریں۔ اور کسی بھی معاملہ میں اس کی خلاف ورزی نہ کریں۔ یہ وہ حکم ہے کہ جس پر رسول اکرم صلعم مسلمانوں کی بیعت لیتے تھے۔ اور اس کی بار بار یاددہانی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ عبادۃ بن صامت فرماتے ہیں۔

بایعنا رسول اللہ صلعم علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا وان لا ننازع الامر اھلہ۔ (بخاری۔ مسلم)

کہ ہم سے رسول اللہ صلعم نے اس بات پر بیعت لی کہ ہم ہر حال میں امام کی اطاعت کریں گے خواہ ہمارے دل اس کی امامت کو قبول کریں یا نہ کریں۔ اور ہم امامت کے حقدار سے اس کے حق کے متعلق کوئی جھگڑا نہیں کریں گے۔

اس روایت میں ایسے خلیفہ یا امام سے جھگڑا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے جو امامت و خلافت کا ہر طرح سے حقدار ہو ایسے خلیفہ کے خلاف آواز اٹھانا نظام جماعت اور اتحاد ملی کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے ایسا شخص جو اس قسم کا بد ارادہ رکھتا ہو۔ اس کے متعلق میں اپنے پہلے مضامین میں بتا چکا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد ایسے شخص کو اپنے نظام کا رکن تصور نہ کریں۔ اور اسے اس قسم کے مواقع بہم نہ پہنچائیں کہ جن سے وہ اپنے بد ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکے۔

فتنہ و فساد کے دروازہ کو بند رکھنے اور اتحاد ملی کو انتشار سے بچانے کے لئے دوسری ضروری ہدایت جو اسلام نے ہمیں دی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی وقت کوئی ظالم حاکم بزور شمشیر مسلمانوں پر مسلط ہو جاوے۔ تو اس کے خلاف بغاوت بھی نہ کی جاوے بلکہ اس کی اطاعت کی جاوے۔ اگرچہ دل سے اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا کی جاوے کہ وہ انکو اس ظالم حاکم سے نجات دے اس سلسلہ میں جو ارشادات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

عن حذیفۃ انہ قال یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدی ولا یستنون بسنتی و سیقوم فیکم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذالک؟ قال تسمع و تطیع وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع (مسلم۔ احمد)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے حاکم بھی ہوں گے جو میری پیشکردہ تعلیم کے مطابق عمل نہیں کریں گے۔ میری سنت پر عمل نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا عنقریب تم پر ایسے حکمران ہوں گے۔ جن کے جسم تو انسانوں جیسے ہوں گے۔ لیکن دل شیطانوں جیسے۔ اس موقعہ پر راوی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر میں ایسا وقت پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ وہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے لگائیں اور تمہارا مال چھین لیں تب بھی تم سنو اور اطاعت کرو۔ اس روایت میں اطاعت اور فرمانبرداری کی نہایت اعلےٰ تعلیم دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ بلا وجہ خروج اور بغاوت بھی اسلام کی جڑوں کو کھوکھلی کر دیتی ہے۔ ایسے وقت میں صبر اور تحمل سے کام لینا اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا اور ظالم حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہی اللہ تعالےٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہے۔ وہ اگر چاہے تو ظالم حاکموں کو ختم کر کے ان کی نسل میں سے ہی عمر و بن عبدالعزیز جیسے رحمدل حاکم پیدا کر سکتا ہے۔

رسول اکرم نے ان حکام کو جو ظلم و جبر سے زکوٰۃ کے اموال اکٹھے کر لیتے ہیں۔ ان کو بھی زکوٰۃ کے اموال دینے سے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ ان کے خلاف خروج کو منع فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام محدثین نے زکوٰۃ کے ابواب میں ایک باب یہ بھی باندھا ہے کہ براءۃ رب المال بالدفع الی السلطان مع العدل والجور۔ کہ مالدار جب زکوٰۃ کا مال حاکم وقت کے سپرد کر دے تو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بری ہو جاتا ہے۔ حاکم خواہ ظالم ہو یا عادل ہو۔ فقہاء کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

بنو امیہ کی حکومت جس ظلم و جور کے ساتھ قائم ہوئی وہ تاریخ سے ظاہر ہے اس وقت صحابہ اور اہل بیت کا ایک گروہ کثیر موجود تھا۔ لیکن انہوں نے ان کی اطاعت قبول کی۔ بنو عباسیہ کی حکومت پانچ صدیوں تک قائم رہی۔ ان میں ظالم حاکم بھی پیدا ہوئے۔ لیکن علماء و فقہاء نے ان کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ مروان مدینہ کا گورنر تھا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ مسجد نبوی کے موذن تھے مروان سورۃ فاتحہ کی قرأۃ اتنی جلدی کرتے کہ مقتدیوں کو آمین کہنے کا موقعہ ہی نہ دیتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ بات بہت شاق گذرتی تھی۔ چنانچہ آپ مروان سے وعدہ لیتے تھے کہ لا تفتنی بآمین کہ قرأۃ اتنی جلدی نہ کریں کہ میں آمین بھی نہ کہہ سکوں۔ اس کے باوجود ابو ہریرہؓ نماز مروان کے پیچھے ہی پڑھتے تھے۔ اور اس کی اطاعت سے انکار نہیں کرتے تھے۔

بنو عباسیہ کے خلفاء اپنے خطبوں میں ایسی ایسی بدعتیں پیدا کرتے کہ جس سنت کو چاہتے تھے بدل ڈالتے تھے۔ اس پر بعض لوگ عیدین کے خطبات میں اٹھکر چلے جاتے کہ عیدین کے خطبات کی سماعت واجب نہیں ہے۔

اس پر مروان نے عید کا خطبہ نماز سے قبل دینا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ بالصراحت سنت نبوی کے خلاف تھا۔ حضرت ابو سعید خدری نے اس پر ٹوکا۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سنی غرض صحابہ ان امور کو ناپسند کرتے تھے لیکن اطاعت انہیں کی کرتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل نے کوڑے اور برسوں کی قید جھیلی۔

لیکن اس کے باوجود مامون اور معتصم کی اطاعت سے دستکش نہیں ہوئے۔ بلکہ مرتے وقت اپنی وصیت میں اولاد کو یہ لکھ گئے۔

والدعاء لائمۃ المسلمین بالصلاح ولا تخرج علیھم بالسیف ولا تقاتلھم فی الفتنۃ۔ ائمہ مسلمین کے لئے بہتری کی دعا کرتے ہوئے آپ اپنی اولاد کو یہ وصیت فرماتے ہیں۔ کہ ان کے خلاف "تلوار مت اٹھانا اور ان کے خلاف اگر کوئی فتنہ اٹھے۔ تو اس فتنہ میں شامل ہو کر ان سے جنگ نہ کرنا۔ احادیث میں ان صریح احکام کے علاوہ صحابہؓ کا تعامل بھی ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ چنانچہ اس تعامل کو دیکھتے ہوئے تمام علماء و فقہاء کا مذہب یہی رہا ہے۔ کہ اطاعت امیر واجب ہے۔ چنانچہ عقائد و فقہ کی کتب میں اس عقیدہ کو مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں شامل کیا گیا ہے۔ "تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی وقت مسلمان اس زریں ہدایت کو بھول کر وحدت ملی کو پارہ پارہ کر کے۔ اسلامی بنیادوں کو کمزور کر دیں۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا۔ جس کی وجہ سے آج قعر مذلت میں گرے پڑے ہیں۔

علماء فقہ و محدثین کی کتب کے چند حوالجات بھی اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں: تاکہ یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ائمہ اسلام کا اس بارہ میں کیا مسلک رہا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

وقد اجمع الفقہاء علی وجوب طاعۃ السلطان المتغلب والجہاد معہٗ وان طاعتہ خیر من الخروج علیہ لما فی ذالک من حقن الدماء وتسکین الاحکام ولم یستثنوا من ذالک الّا اذا وقع من السلطان الکفر الصریح فلا یجوز طاعتہٗ فی ذالک۔

کہ فقہاء کا اس پر اجماع ہے۔ کہ وہ حاکم جو بزور غالب آگیا ہو۔ اس کی اطاعت واجب ہے۔ اور اس کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کرنا ضروری ہے۔ اور اس کی اطاعت اس کے خلاف خروج سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے بے گناہوں کے خون اور جنگ وجدال کی آگ سے بچاؤ مقصود ہے۔ اس حکم میں کسی قسم کا استثناء نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ حاکم صریح کفر کا ارتکاب کرے۔ اس صورت میں صرف اس کے اس فعل کی اتباع لازم نہیں ہے۔ گویا اس صورت میں بھی اس کی اطاعت تو لازم ہے۔ صرف اس کے مجرمانہ فعل کی اتباع درست نہیں ہے۔

حافظ نووی شرح مسلم میں امیر کی اطاعت و فرمانبرداری کی احادیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وھذہ الاحادیث فی الحث علی السمع والطاعۃ فی جمیع الاحوال وسببھا اجتماع کلمۃ المسلمین فان الخلاف سبب لفساد احوالھم فی دینھم ودنیاھم وقولہ صلعم وان کان عبد مجدع الاطراف یعنی مقطوعھا والمراد اخس العبید ای اسمع واطع للامیر وان کان دنی النسب ...... ویتصور امارۃ العبد اذ ولّاہ بعض الائمۃ او یغلب علی البلاد بشوکتہ (جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

حافظ صاحب اطاعت امیر کی احادیث کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ یہ روایات ہر حال میں اطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس حکم کا سبب یہ ہے۔ کہ تا جمیع مسلمان ایک ہاتھ اور ایک حکم پر جمع رہیں۔ کیونکہ اختلاف سے مسلمانوں کے دین اور دنیا میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ غلام جس کے اطراف کٹے ہوئے ہوں۔ تمہارا حاکم مقرر ہو جاوے تو اس کی بھی اطاعت کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ذلیل ترین غلام بھی ہو۔ تو اس کی بھی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

اس کے بعد غلام کی امارت کے اسباب کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس غلام کی امارت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اول کسی حاکم اعلیٰ نے اس کو خاص علاقہ کے لئے حاکم مجاز مقرر کیا ہو۔ یا وہ بزور شمشیر خود ہی تخت حکومت پر قابض ہو گیا ہو۔ ان ہر دو صورتوں میں اس کی اطاعت واجب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔

ان الخلیفۃ اذا انعقدت خلافتہ ثم خرج اٰخر ینازعہ حل قتلہ۔

کہ جب ایک خلیفہ مسند خلافت پر متمکن ہو جاوے۔ پھر کوئی شخص اس کے خلاف خروج کرے۔ اور اس سے خلافت کے معاملہ میں نزاع کرے۔ تو اس کا قتل مباح ہے۔ یاد رہے کہ حضرت شاہ صاحب کا یہ مسلک اس صورت میں ہے۔ جبکہ خلیفۂ وقت خود حاکم وقت بھی ہو۔ اور خروج کرنے والا اس کے خلاف بغاوت کا بیج بو رہا ہو۔ تو اس صورت میں حاکم وقت اگر اسے قتل کروا دے تو جائز ہوگا۔ لیکن جب خلیفۂ وقت حاکم وقت نہ ہو۔ تو اس صورت میں فتنہ پیدا کرنے والوں کا علاج میں اپنے مضمون کے ابتدائی حصہ میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ اس صورت میں جماعت کے افراد اس سے لاتعلقی کا اظہار کریں۔ اور اسے اس امر کا موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ ان کے درمیان انتشار پیدا کرے۔

حضرت شاہ صاحب نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں اس مسئلہ پر نہایت واضح اور مفصل بحث فرماتے ہوئے لکھا ہے:۔

و حرام است خروج بر سلطان بعد ازاں کہ مسلمین بروئے جمع شدند مگر آنکہ کفر بواح از وے دیدہ شود اگرچہ آں سلطان مستجمع شرائط نہ باشد و ایں مضمون متواتر بالمعنی است (جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

کہ جب ایک حاکم کے ہاتھ پر مسلمان جمع ہو جائیں۔ تو اس کے بعد اس کے خلاف خروج کرنا حرام ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ اس سے کھلم کھلا کفر سرزد ہو۔ اگرچہ اس حاکم میں امارت کی صریح شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اس پر امت کا اجماع ہے۔

مندرجہ بالا جملہ حوالجات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ خلافت و امارت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ جس قوم میں خلافت ایسا انعام موجود ہو۔ اسے اس انعام کی قدر کرنی چاہیئے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی نااہل شخص بھی کسی وقت مسلمانوں پر مسلط ہو جاوے اس کی بھی اتباع کی جاوے۔ اور انتشار و فتنہ و فساد برپا نہ کیا جاوے کیونکہ فتنہ و فساد ایک ایسا مہلک ہتھیار ہے کہ اس سے قوموں کا وقار خاک میں مل جاتا ہے۔ اور افراد ذلیل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا قوم کی عزت کی خاطر ہر حال میں اپنی اجتماعی قوت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر جماعت متفق ہے۔ حضور نے احمدیت کی ترقی اور جماعت کی تنظیم اور بہبودی کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ اس کے دوست تو دوست دشمن بھی معترف ہیں۔ غیر ممالک میں تبلیغی مشنوں کا قیام مرکز احمدیت کی مضبوطی۔ جماعت کی اندرونی اور بیرونی حملوں سے حفاظت جس حزم و احتیاط سے حضور نے فرمائی ہے۔ وہ حضور ہی کا حصہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مندرجہ بالا ارشادات کے بعد ان لوگوں کی بھی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو حضور کی خلافت حقہ کے خلاف فتنہ پھیلا رہے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ انہوں نے حضور کے خلاف خروج کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کس حکم پر عمل کیا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ خلافت اور جماعت کا دامن چھوڑ کر جانے والے۔ بے جا الزام تراشیاں کرنے والے اسلام اور احمدیت کے بنیادی احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کی اتباع کر رہے ہیں۔ جن سے بچنے کے لئے رسول اکرمؐ اور آپؐ کے بعد علماء۔ فقہاء اور صوفیاء نے بارہا قوم کو تنبیہہ فرمائی ہے۔ کاش ان کا فہم ان کی مدد کرے۔ اور ضد و تعصب کو چھوڑ کر حقیقت کو پرکھیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰/۱۲/۵۶ اسید بہاول شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائن نے بنسبت روڈ نے مبارکہ ریحانہ بنت صوبیدار میجر ظہیر محمد خان صاحب بٹالوی 6 (ڈیفنس) بل روڈ گلزار ہاؤس لاہور کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہمراہ پسرم ملک منور اقبال پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔

طالب دعا۔ ملک رحمت اللہ سابق اسٹیشن ماسٹر متوطن کھوکھر کے ڈیاں متصل ناروو ال ضلع سیالکوٹ۔

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ماہ حال کے خطبہ جمعہ میں جو اخبار الفضل مؤرخہ ۱۰ ماہ حال میں شائع ہوا ہے ارشاد فرمایا تھا کہ تمام جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنا چندہ جلسہ سالانہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیں۔ اگرچہ خطبہ شائع ہوئے بہت کم عرصہ گذرا ہے پھر بھی موصولہ رفتار میں نمایاں زیادتی ہوئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ چنانچہ اس وقت مندرجہ ذیل جماعتیں سال رواں کے چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ کا اسی فیصدی یا اس سے زائد داخل خزانہ فرما چکی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بعض جماعتوں نے تو سو فیصدی وصولی مکمل کر لی ہے۔ امید ہے یہ جماعتیں جو تھوڑی بہت رقم باقی رہ گئی ہے یا جو پچھلے سالوں کے بقائے ہیں انہیں جلد وصول کرنے کی کوشش کریں گی۔

دوسری جماعتوں سے متعلق بھی اطلاعات آ رہی ہیں کہ وہ پورے جوش کے ساتھ اس چندہ کی وصولی کر رہی ہیں۔ خاکسار کی درخواست ہے کہ جوں جوں رقوم وصول ہوں انہیں ساتھ ساتھ مرکز میں بھیجتے جائیں اور اس امر کا التزام کریں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

نمبر	جماعت	فیصدی
(۱)	کوٹ فتح خان	(سو فیصدی)
(۲)	روش شرقیہ	(سو فیصدی)
(۳)	سمبڑیال	(سو فیصدی)
(۴)	واسا خیلہ	(سو فیصدی)
(۵)	چک ۱۳۱ [illegible]	(سو فیصدی)
(۶)	بہری	(سو فیصدی)
(۷)	سمبلہ	(سو فیصدی)
(۸)	شہزادہ	(سو فیصدی)
(۹)	پنج بیہ	(سو فیصدی)
(۱۰)	مانسہرہ	(۹۶ فیصدی)
(۱۱)	دوڑکھڑی	(۹۶ فیصدی)
(۱۲)	۱۲/۲	(۹۴ فیصدی)
(۱۳)	تاور ڈھوک	(۹۳ فیصدی)
(۱۴)	ٹھٹھہ ملک یار	(۹۱ فیصدی)
(۱۵)	نوشہر آباد دیہہ لانی	(۹۰ فیصدی)
(۱۶)	مراد چک ۱۲۳	(۸۸ فیصدی)
(۱۷)	چک ۱۲۸ ج ب حسیانوالہ	(۸۸ فیصدی)
(۱۸)	۲۴۵/E-B	(۸۶ فیصدی)
(۱۹)	چاہ اسمٰعیل والا	(۸۶ فیصدی)
(۲۰)	55/12-R	(۸۵ فیصدی)
(۲۱)	چنگا بنگیال	(۸۵ فیصدی)
(۲۲)	پیجی	(۸۵ فیصدی)
(۲۳)	میانی پیڈو	(۸۴ فیصدی)
(۲۴)	۳۴/5-B	(۸۳ فیصدی)
(۲۵)	۳۴۰ الف	(۸۲ فیصدی)
(۲۶)	بھٹیال	(۸۲ فیصدی)
(۲۷)	ٹیکسلا	(۸۲ فیصدی)
(۲۸)	حویلیاں	(۸۱ فیصدی)
(۲۹)	7/11-L	(۸۰ فیصدی)

آزاد کشمیر ریگولر فورس میں کمیشن

تحریری امتحان جنوری ۱۹۵۷ء میں انگریزی کی ڈویژنل نائب میں راولپنڈی و مظفر آباد میں ہوگا۔ شرائط: میٹرک، باشندہ ریاست جموں و کشمیر۔ عمر ۳۰-۱۲-۵۷ کو ۱۹ تا ۲۴۔ قواعد و فارم درخواست A. K. R. F. centre and Records Rawalpindi سے طلب ہوں۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰-۱۲-۵۶)

ریماؤنٹ ویٹرنری و فارمز کور میں کمیشن

درخواستیں ۱۵-۱۲-۵۶ تک۔ شرائط: ویٹرنری گریجویٹ۔ فارم درخواست و قواعد Director Remounts Veterinary and Farms Quarter master Generals Branch G. H. Q Rawalpindi سے طلب ہوں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۷-۱۱-۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ علیل ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (عبد الحکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ)

(۲) میری ہمشیرہ محترمہ زبیدہ بیگم بنت چوہدری محمد خان صاحب [illegible] کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد [illegible] لاہور)

خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ کا جلسہ برکات خلافت

گذشتہ ماہ کے اواخر میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ فضل عمر ہوسٹل کا "برکات خلافت" کے موضوع پر جلسہ ہوا۔ صدارت جناب چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل نے کی۔ سب سے پہلے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ پھر مبارک احمد صاحب شاہد نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور عبد الباسط صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر جامع تقریر فرمائی۔

تقریر کے بعد تقریباً دس منٹ تک سوالات کا موقع دیا گیا جن کا جواب صوفی صاحب نے دیا۔ اس کے بعد جناب صدر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے مختصر سی صدارتی تقریر کی جس میں بعض چشم دید واقعات بیان کئے جو صریحاً خلافت کی برکات پر دال تھے۔ اس کے بعد دوبارہ خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ (نامہ نگار)

ضروری اعلان

تمام قائدین مقامی اور قائدین اضلاع و معاونین نائب صدران (قائد علاقہ) کا ایک ضروری اجلاس مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۸ بجے شب جلسہ گاہ کی سٹیج پر ہوگا۔ تمام قائدین مقامی و قائدین اضلاع اور معاونین نائب صدران کی اس میں شمولیت ضروری ہے۔ اس لئے تمام مندرجہ بالا عہدیداران وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انعامی تحریری مقابلہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک تحریری مقابلہ میں تمام احمدی طلباء و طالبات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مضمون کا عنوان ہے

"احمدی طلباء خدمت دین میں کیا حصہ لے سکتے ہیں اور کیسے"

اس مقابلہ میں انعام اول، دوئم اور سوئم آنے والے احباب کو دیئے جائیں گے۔ تمام مضامین ۳۱ دسمبر تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔

صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن معرفت اومیگا ریڈیوز ملتان چھاؤنی

(محمد اکرم ورک)

دعائے مغفرت

(۱) میرے تایا صاحب چوہدری اللہ بخش صاحب چک ۱۱ شمالی ضلع سرگودھا میں قریباً دو دن بیمار رہ کر ۲۶ نومبر ۱۹۵۶ء بعمر ۸۵ سال صبح ساڑھے چار بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چک کی جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ تھے۔ گیارہ بجے دن نماز جنازہ ادا کر کے زمین کے سپرد خاک کر دیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت عطا فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ حفیظ اللہ چک ۱۱ شمالی سرگودھا

(۲) میری چچی جان منظور بی بی [illegible] بخار ایک دن بیمار رہ کر فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ [illegible] ستر سال کی عمر تھی ۲۸-۱۱-۵۶ کو تین بجے صبح وفات پا گئیں۔ [illegible] قادیان اور تمام بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

محمد رمضان چک ۱۶۶ [illegible] ڈاکخانہ [illegible] تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

تحریک جدید کے "بیرونی مشن" کا دوسرا ایڈیشن

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق تحریک جدید کے "بیرونی مشن" کا دوسرا ایڈیشن جلد ہی شائع ہو رہا ہے۔ جو دوست اپنے آرڈر جلد وکالت تبشیر کو بھجوا دیں تا ان کے لئے مطبوعہ نسخہ ریزرو رکھے جائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

عطیہ جات برائے مہمان خانہ و لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب و قارئین کرام کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ وہ لنگر کی مندرجہ ذیل ضروریات میں حسب توفیق فرداً فرداً یا اجتماعی طور پر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اسی طرح معزز و محترم بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہوں اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان ضروریات میں سے جو بھی وہ عطیہ کی صورت میں دے سکیں اپنے ہمراہ لائیں اور لنگر خانہ کے دفتر میں جمع کرا کے رسید حاصل کریں۔

مندرجہ ذیل اشیاء کی اکثر اور دائم ضرورت رہتی ہے

(۱) میز پوش خورد و کلاں۔
(۲) غلاف تکیہ۔
(۳) دستر خوان خورد و کلاں
(۴) ٹریوں میں کھانا پر ڈالنے والے رومال
(۵) بستروں میں استعمال ہونے والے کھیس یا موٹی چادریں یا دو تہیں۔
(۶) بستروں کی دریاں
(۷) اس کے علاوہ اگر کوئی دوست عزیز کے لئے نقدی میں امداد فرمائیں تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ وصول کی جائے گی۔

(دفتر لنگر خانہ ربوہ)

زمیندار جماعتیں توجہ فرمائیں

زمیندار جماعتیں فصل ربیع برداشت کر چکی ہیں اور فصل خریف برداشت کر رہی ہیں۔ پہلی فصل پر نصف بجٹ اور دوسری فصل پر پورا بجٹ ادا ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر بعض زمیندار جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں جنھوں نے ابھی تک اپنا پہلی ششماہی کا بجٹ بھی پورا نہیں کیا

لہذا صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کی برداشت پر اپنا سالانہ بجٹ پورا کریں اور آئندہ فصل ربیع کا انتظار نہ کریں کیونکہ وہ فصل تو بہرحال اگلے سال میں شمار ہوگی۔ اور اس کا چندہ اگلے سال میں شمار ہوگا۔

ناظر بیت المال ربوہ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ کتاب سندھی زبان میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خیرپور ڈویژن نے تصنیف فرما کر ایک اہم تبلیغی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ کتاب ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات کو دلنشین پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ دوست یہ کتاب کثرت سے منگوا کر تقسیم کریں۔ قیمت مجلد دو روپے

ملنے کا پتہ:
(۱) ڈویژنل امیر جماعتہائے خیرپور ڈویژن احمدیہ منزل سکھر
(۲) ڈویژنل امیر جماعتہائے حیدرآباد ڈویژن کنری ضلع تھرپارکر

(منجانب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

درخواستہائے دعا

(۱) مورخہ ۲۰ نومبر کو چنیوٹ سول ہسپتال میں مکرم سید نعمان شاہ صاحب (جنرل پریذیڈنٹ ربوہ) کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب شاہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مسعود احمد جہلمی جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲) میں قریباً ایک ماہ سے سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہوں اور چند یوم سے بخار بھی آتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (خدا بخش رام نگر لاہور)

(۳) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق چند یوم سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ سلسلہ کے اس دیرینہ خادم کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اصحاب احمدؐ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر رفقاء کی کتب بابت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک جماعت نے صحابہ کے حالات کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ قادیان کے ملک صلاح الدین صاحب نے یہ کام شروع کیا تھا لیکن مقروض ہو گئے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جو جو دوست لوگوں سے حالات سنا یا ان کی کسی روایت کا علم ہو وہ فوراً اخبارات اور کتابوں کے ذریعے اسے محفوظ کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح صحابہ کے حالات پر مشتمل کتابوں کی بھی کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۲ جنوری ۱۹۵۲ء)

سو احباب کرام اپنے اقارب میں سے زندہ اور مرحوم صحابہؓ کے حالات لکھ کر مجھے ارسال کریں نیز مجھوا دیں۔ دوسرے رسالہ اصحاب احمد (ماہوار) کی خریداری بھی قبول فرمائیں۔ اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے میری ذاتی امانت میں دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرایا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں ذیل کی کتب قابل خرید ہیں:

(۱) مکتوبات اصحاب احمدؐ جلد اول۔ حضرت ام المومنینؓ، حضرت خلیفہ اول، اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بہت سے غیر مطبوعہ خطوط پر مشتمل ہے۔ سلسلہ کے متعلق تاریخی اہم خطوط ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

(۲) اصحاب احمد جلد دوم۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب داماد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح۔ نیز ضمناً بعض دیگر صحابہ کے حالات پر بھی مشتمل ہے۔ قیمت چھ روپے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے۔ ایڈیٹر اصحاب احمد

کتب ملنے کا پتہ: (۱) مکتبہ بک ڈپو — گول بازار ربوہ
(۲) قادیانی برادرز — گول بازار ربوہ
(۳) الشرکۃ الاسلامیہ — ربوہ

اعلان بابت اصحاب احمدؐ

رسالہ اصحاب احمد کے ماہوار جاری ہونے کی حکومت نے اجازت دے دی تھی۔ لیکن ضابطہ کے مطابق کارروائی کی تکمیل حکام ضلع کی طرف سے وسط دسمبر میں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ماہ دسمبر میں ایک نمبر شائع کیا جا سکے۔

بہت سے خریداروں نے گذشتہ سال کا چندہ ادا نہیں کیا اور یہی حال موجودہ جلد کے چندہ کا ہے۔ بغیر چندہ کی وصولی کے آئندہ کسی خریدار کو رسالہ جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ احباب مطلع رہیں۔

چندہ میری امانت میں دفتر افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرایا جا سکتا ہے۔

(ملک صلاح الدین ایم اے ایڈیٹر اصحاب احمد)

ربوہ میں ہاکی کا میچ

مورخہ ۳ نومبر بروز جمعہ ربوہ میں صبح ۱۰ بجے تعلیم الاسلام کالج کلب اور جھنگ پولیس ٹیم کے مابین ہاکی کا شاندار میچ ہوا۔

دونوں ٹیموں نے ایک ایک گول کیا اور اس طرح میچ برابر رہا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مکرم ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے مولوی عبد المنان صاحب عمر کے خط کا جواب

(بقیہ صفحہ اول)

سلسلہ کے دشمن ایڈیٹر نے اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے۔ اور کیوں اس بات کا انتظار کرنے سے کہ پہلے ربوہ کا ریزولیوشن الفضل میں چھپ جائے۔ تو پھر اس کی تردید کریں۔ یہ بات بھی آپ کی دیانت کے خلاف دلیل ہے۔ کہ آپ نے یہ مضمون چار تاریخ کے کوہستان میں چھپوا دیا۔ پھر بارہ تاریخ کے کوہستان میں چھپوایا۔ پھر تیرہ تاریخ کو یہ مضمون بلا دریغ قاضی محمد اسلم صاحب کو کراچی بھجوا دیا۔ اور اُن پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے اور لکھا کہ آپ کو غلط واقعات سے مسموم کیا جا رہا ہے۔ آپ کے بھائی قاضی عطاء اللہ صاحب امیر نے واقعات کی چھان بین کی اور وہ اصل بات سمجھ گئے۔ چنانچہ مجھ سے ملاقات کے وقت انہوں نے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ قاضی صاحب نے اپنا بیان اور آپ کا خط ہمیں بھجوا دیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کوشش کر رہے ہیں کہ جماعت پر ثابت کریں کہ آپ پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ یہ کوشش خود اپنی ذات میں آپ کی سلسلہ سے دوری کا ثبوت ہے اور ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وقت پر آپ کو جماعت سے خارج کر دیا۔ گو آپ کے طریق عمل کے مطابق یہ کافی تھا کہ ہم یہ جواب الفضل میں چھپوا دیتے۔ لیکن ہم براہ راست آپ کے نام بھی یہ جواب رجسٹری کر رہے ہیں۔ تا کہ پہلے واقعات کی طرح آپ کو یہ بہانہ نہ ملے کہ آپ نے اخبار نہیں پڑھا تھا۔

ناظر امور عامہ ۵۶/۱۲/۳

ولادت

میرے لڑکے عزیزم مبارک احمد بی۔ ایس۔ سی ٹیکنیکل اسسٹنٹ کراچی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے دین اور دنیا میں نیک کرے۔

(محمد بوٹا ”سیالکوٹ ہاؤس“ ربوہ ضلع جھنگ)

ہم بھارت کو خوش کرنے کیلئے اپنی آزادی و سالمیت کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے

پاکستان کے مخالف اپنے دوستوں سے الگ اور کمزور دیکھنا چاہتے ہیں مگر ہم پاکستان کو کمزور نہیں ہونے دیں گے

لاہور ۳ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی نے کل اعلان کیا کہ امن اور دوستی کے متعلق پنڈت نہرو کے وعدوں پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہم محض بھارت کو خوش کرنے کے لئے اپنے حلیف ملکوں کو ناراض اور اپنی آزادی و سالمیت کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے۔

اسلامیہ کالج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی غیر ملکی اثرات سے آزاد ہے۔ معاہدہ بغداد سے وابستگی کا مقصد اپنی آزادی و سالمیت کا تحفظ ہے اور پاکستان کے دشمن اسے اپنے دوستوں سے الگ اور کمزور دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب تک میں وزیر اعظم ہوں میں پاکستان کو کمزور نہیں ہونے دوں گا۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ برطانیہ جیسے طاقتور ملک کو معاہدہ بغداد سے الگ کر کے اس دفاعی معاہدے کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

وزیر اعظم نے مصر پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے نہر سویز پر بین الاقوامی کنٹرول کی حمایت کی لیکن آپ نے اس رائے سے اختلاف کیا کہ مصر پر حملے کا مقصد یہ تھا کہ مشرقی ملکوں کو پھر سے سامراجی نظام کے شکنجے میں کس دیا جائے۔ آپ نے نہر سویز کو کھلا رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔

مسٹر سہروردی نے ہر قسم کے سامراجی اور نوآبادیاتی نظام کی مذمت کرتے ہوئے جبر داری کو دوس میں ایک انتہائی خطرناک مراج رہا ہے۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ غیر جانبداری کے علمبرداروں کا اصل مقصد بلیک مننگ ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان ہم خیال اسلامی ملکوں کو ایک دوسرے سے قریب لانے اور ان کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

اسرائیل کے ایک اور بریگیڈ کی واپسی

نیو یارک ۲ر دسمبر۔ آج یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اسرائیل نے مصری علاقے سے اپنا ایک اور بریگیڈ واپس بلا لیا ہے۔ اور پیر تک اسکی تمام فوجیں نہر سویز سے ۳۶ میل پیچھے ہٹ جائیں گی۔ اقوام متحدہ میں اسرائیلی مندوب مسٹر ابا ایبان نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک خط میں لکھا ہے۔ جنرل اسمبلی نے نہر سویز سے جہازوں کی آزادانہ آمد و رفت بحال کرنے کی جو سفارش کی ہے۔ اسرائیل اس کے مطابق اقدامات کر رہا ہے۔

مشرقی افریقہ سے مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما کی تشریف آوری

ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پُر جوش خیر مقدم

ربوہ ۳ر دسمبر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مشرقی افریقہ میں ۸ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر پُر جوش طریق پر آپ کا استقبال کیا۔ اور دل سے خوش آمدید کہتے ہوئے بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ جونہی گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی۔ اور آپ گاڑی سے اترے۔ تمام فضا پُر جوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ سب سے پہلے آپ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ بعدہٗ تمام احباب نے جو قطار وار کھڑے تھے۔ آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ بھی بیش از پیش خدمات کی توفیق بخشے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کا تابوت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

۲ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر حافظ محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حافظ صاحب مرحوم ۱۴ر اگست ۱۹۵۴ء کو حیدر آباد میں تانگہ کے ایک حادثہ میں فوت ہو گئے تھے۔ اس وقت آپ کو وہیں امانتاً دفن کر دیا گیا تھا۔ اب یکم دسمبر ۱۹۵۶ء کی شام کو تابوت حیدر آباد سے ربوہ لایا گیا۔ اور ۲ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو آپ کو بموجب وصیت ۱۸۸۰ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب کرام حافظ صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)